سوال

(508) تصویریں 'مجلات اور ٹیلی ویژن

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فوٹوگرافی اور شمسی تصویر جس کا آپ نے اپنے رسالہ میں ذکر نہیں فرمایا، اس کے بارے میں ہمارا اختلاف ہوا کہ کیا وہ بھی ہاتھ سے بنائی ہوئی تصویر کے حکم میں داخل ہے یا اس سے خارج ہے؟ بعض ساتھیوں نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ جائز ہے کیونکہ یہ ہاتھ سے بنی ہوئی تصویر نہیں ہے بلکہ یہ تو انسان کی ایک خیالی تصویر سے عبارت ہے اور اس خیالی تصویر کے بنانے کےلیے اس کے سوا اور کچھ نہیں کہا گیا کہ صرف کیمرے کے ایک بٹن کو دبا گیا ۔مجھے بعض دوستوں نے آپ کی فوٹو گراف تصویر بھی دکھائی جو کویت کے مجلہ "المجتمع" اور مصر کے "الاعتصام" میں شائع ہوئی ہے ۔یہ تصویر ماہ رمضان المبارک میں احکام روزہ سے متعلق آپ کے فتویٰ کے ساتھ شائد ہوئی ہے ۔کیا مجلہ میں آپ کی تصویر کے شائع ہونے کے یہ معنیٰ ہیں کہ تصویر جائز ہے یا نہیں یا یہ تصویر آپ کے علم کے بغیر شائع کر دی گئی ہے؟

اگر فوٹوگرافی تصویر جائز نہیں ہے تو ان اخبارات وجرائد کے خریدنے کے بارے میں کیا حکم ہے 'جو تصویروں سے بھرے ہوتے ہیں لیکن ان میں اہم خبریں بھی ہوتی ہیں اور صحیح اور غلط معلومات بھی'راہنمائی فرمائیں؟

کیا ان مجلات کو نماز ادا کرنے کی جگہ پر کپڑے وغیرہ سے ڈھانپ کر رکھا جاسکتا ہے یا پڑھنے کے بعد انہیں تلف کرنا واجب ہے؟ ٹیلی ویژن کی متحرک تصویروں کی طرف دیکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا نماز کی جگہ پر ٹیلی وژن کو استعمال کیا جاسکتا ہے؟ ان اشیاء کے احکام کے بارے میں راہنمائی فرمائیں ۔اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اولاً: فوٹوگرافی اور شمسی تصویر بھی ان تصویروں میں سے ہے، جو حرام ہیں ۔تصویر بن کر بنائی جائے یا رنگوں کے نقش ونگار کے ساتھ یا مجسم صورت میں سب کا حکم ایک ہی ہے، اس سے حکم میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ نے تصویر کس وسیلہ اور آلہ سے بنائی ہے 'اس طرح سے بھی تصویر کے حکم میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تصویر مشکل سے بنائی گئی ہے یا آسانی سے ۔اعتبار صرف تصویر کا ہے اور وہ حرام ہے کواہ اسا کےلیے استعمال کیےگیے آلات اور اعمال مختلف ہی ہوں ۔

ثانیاً: مجلہ "المجتمع" اور "الاعتصام" میں احکام روزہ ورمضان سے متعلق میرے فتوے کے ساتھ میری تصویر کا شائع نہیں کہ انہوں نے کب میری تصویر لی تھی ۔

ثالثاً: ایسے اخبارات وجرائد کا خریدنا جائز ہے 'جن میں اہم خبریں اور علمی اور مفید مسائل ہوں اور ان میں جاندار چیزوں کی تصویریں بھی ہوں کیونکہ ان سے مقصود علم اور خبروں کا حاصل کرنا ہوتا ہے اور تصویریں ان کے تابع ہوتی ہیں اور حکم اصل مقصود کے مطابق ہوتا ہے نہ کہ تابع کے 'انہیں نماز کی جگہ پر رکھنا جائز ہے بشرطیکہ تصویروں کو کسی طرح چھپا دیا

گیا ہوتا کہ ان کے مقالات سے فائدہ اٹھایا جاسکے یا تصویروں کے سروں کو اس طرح مٹا دیا جائے کہ ان کی شناخت ختم ہو جائے۔

رابعاً: نماز کی جگہ میں ٹیلی ویژن کو رکھنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں لہو ولعب ہے۔ ٹیلی ویژن کی عریاں اور فحش تصویروں کو دیکھنا بھی جائز نہیں ہے۔ ٹیلی ویژن، اس کے سننے اور دیکھنے کے بارے میں قبل ازیں فتویٰ صادر ہو چکا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص388

محدث فتویٰ